

بعدالت عظمیٰ پاکستان، اسلام آباد

(اختیارِ سماعت اپیل)

حاضر:

جناب جسٹس امیر ہانی مسلم، جج

جناب جسٹس مشیر عالم، جج

جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

فوجداری عرضداشت نمبر ۲۰۱۶/۱۲۰

(برائے حصول اجازت اپیل بخلاف حکم نمبری ۲۶۵-بی/۲۰۱۵ء

عدالت عالیہ لاہور، بہاولپور بینچ، بہاولپور مورخہ ۲۱۰۵-۴۰-۳۰)

(درخواست دہندہ)

محمد اسحاق وغیرہ

بنام

(جواب کنندہ)

سرکار وغیرہ

منجانب سائیلین: جناب ذوالفقار احمد بھٹہ، ایڈووکیٹ عدالت عظمیٰ

منجانب شکایت کنندہ: جناب مہر احمد شیر کاٹھیہ، ایڈووکیٹ عدالت عظمیٰ

جناب ارشد علی چوہدری، ایڈووکیٹ (آن ریکارڈ) عدالت عظمیٰ

منجانب سرکار: چوہدری محمد وحید، ایڈیشنل پروسیکیوٹر جنرل پنجاب

تاریخ سماعت: ۱۸ مئی ۲۰۱۶ء

فیصلہ

جسٹس دوست محمد خان:

آئینی درخواست ہذا زیرِ شق نمبر ۱۸۵ اذیلی شق (۳) آئین پاکستان کے تحت بخلاف حکم

عدالت عالیہ متذکرہ بالا دائر کی ہے اور ضمانت برہائی بعد از گرفتاری استدعا کی ہے۔

- ۲۔ ہم نے وکلاء فریقین کے دلائل سنے اور مثل مقدمہ کا بغور جائزہ لیا۔
- ۳۔ مختصر خلاصہ وقوعہ ہذا کا یہ ہے کہ محمد ہاشم والد مقتولین مسمی نوید اور عبدالوحید نے مورخہ ۲۰۱۴-۰۹-۱۲ بوقت ۰۳:۲۰ بجے رات محمد ارشد، سب انسپکٹر کو تحریری طور پر درخواست دی اور گویاں ہوا کہ وہ بوقت وقوعہ اپنے اہل و عیال اور رشتہ دار گواہان نور حسن و ظہور احمد کے ہمراہ گھر میں خوابیدہ تھے چونکہ اس کی دختر مسماٹ طاہرہ مائی بیمار تھیں۔ جس کی دیکھ بھال کی خاطر بیٹری سے چلنے والی سفید نالی مصنوعی قمقمہ والی روشن تھی کہ قریب ۰۲:۳۰ بجے رات سائلان محمد اسحاق اور بلال المعروف پی پی بمعہ دیگر نامزد ملزمان گھر میں داخل ہو گئے۔ ملزمان کے قدموں کی آہٹ پر وہ جاگ گئے اور ملزمان کو پہچان لیا۔ دونوں سائلان نے معہ دیگر نامزد ملزمان کے یکے بعد دیگرے اپنے اسلحہ سے پہلے نوید کو گولیاں ماریں جس کو گردن اور چھاتی پہ لگیں اور اس طرح مدعی کے دوسرے بیٹے عبدالوحید کو گولیاں ماری گئیں جو کہ بدن کے مختلف نازک حصوں پر لگ کر شدید زخمی ہوا۔ نوید موقع پر جاں بحق ہوا جبکہ عبدالوحید پسر بھی شدید مضروب ہو کر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھا یہ امر قابل ذکر ہے کہ عبدالوحید بھی بعدہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوا۔ وجہ عداوت یہ تھی کہ ملزمان کو شبہ تھا کہ مقتول عبدالوحید کے ناجائز جنسی تعلقات ملزم جمیل کی بیٹی سے چل رہے تھے۔ اسی رپورٹ کو بنیاد بنا کر ابتدائی اطلاقی رپورٹ ۲۶۴/۲۰۱۴ تھانہ نوشہرہ جدید ضلع بہاولپور میں درج کی گئی اور ملزمان کو زیر دفعات ۳۲۴/۳۰۲، ۴۵۲/۱۰۹، ۱۴۸/۱۴۹ تعزیرات پاکستان قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا۔
- ۴۔ فاضل وکیل سائلان نے پرزور طریقے سے مندرجہ ذیل نکات پر ملزمان کی رہائی بر ضمانت کی استدعا کی ہے:-

- ۱۔ یہ کہ مدعی نے بدینتی کا ارتکاب کرتے ہوئے دعوی داری کا دائرہ ناقابل یقین حد تک وسیع کیا ہوا ہے جس کی تائید دونوں مقتولین کے ڈاکٹر کے رپورٹ ہائے مرگ میں موت کا سبب بننے والے زخما کی تعداد سے نہیں ہوتی۔
- ۲۔ یہ کہ دوران تفتیش اعلیٰ پولیس افسران نے ملزمان کو بے گناہ ٹھہرایا لہذا ان کا وقوعہ میں ملوث ہونے کا امر مزید تحقیق و تفتیش کا

متقاضی ہے۔

۳۔ یہ کہ واقعہ اندھیری رات کا ہے اور مصنوعی قلیل روشنی کی موجودگی میں ملزمان کو شناخت کرنا ناقابل یقین بات ہے۔ جبکہ دوسری طرف فاضل وکلاء سرکار و مستغیث نے درخواست برائے رہائی برضمانت کی شدید مخالفت کی۔

۴۔ دورانِ سماعت عدالت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ چونکہ علاقہ مجسٹریٹ نے پولیس کے دوبارہ تفتیش اور رائے سے اتفاق نہ کرتے ہوئے مقدمہ عدالتِ مجاز سیشن جج صاحب کے پاس بھیج دیا ہے نیز یہ کہ مدعی نے ایک استغاثہ فوجداری بھی دائر کیا ہے جس میں مزید وضاحت کے ساتھ سائلین اور دیگر ملزمان کو جرائم کا مرتکب ٹھہرایا ہے اور وہ بھی زیرِ سماعت ہے۔

۵۔ عدالتِ ہذا کا تواتر کے ساتھ یہ اصول طے شدہ ہے کہ جب قتل کے جرم میں مقدمہ عدالتِ ابتدائی میں زیرِ سماعت ہو یا عنقریب اس کی سماعت شروع ہونے والی ہو تو اس صورت میں واقعات، شہادت اور مثل پر موجود مواد کا باریک بینی سے تجزیہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایسا کرنے سے عدالتِ مجاز ابتدائی پر اعلیٰ عدالتوں کا باریک بینی سے تجزیہ پر مبنی فیصلہ اثر انداز ہو سکتا ہے اور اس نقطہ نظر سے فریقین میں سے کسی ایک فریق کے مقدمے میں حقوق زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کی تائید میں فیصلہ عدالتِ ہذا جو کہ قانونی (ماہانہ رسالہ پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۸۹ عدالتِ عظمیٰ صفحہ نمبر ۵۸۵) پر شائع شدہ ہے، لازمی اصول گردانہ جاتا ہے چونکہ وکیل صفائی کے دلائل عدالتِ ہذا کو مواد بر مثل کا باریک بینی سے جائزہ لینے کی ترغیب دینے کی مترادف ہے جو کہ عام حالات میں درجہ بالا نظیر کی رُو سے

نا قابل عمل ہے۔ البتہ ان مقدمات میں جو کہ ضابطہ فوجداری کے دفعہ ۴۹۷ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت واضح طور پر آتے ہیں اور جس میں کسی ملزم کا مقدمہ صریحاً مزید تفتیش و تحقیق کا متقاضی ہو تو رہائی بر ضمانت ملزم کا حق بن جاتا ہے۔

۵۔ لہذا مندرجہ بالا نظیر کو بنیاد بناتے ہوئے اور عدالتی اختیارات کو بروئے کار لا کر مواد بر مثل کا باریک بینی سے جائزہ لینے سے اجتناب کیا جاتا ہے اور اسی بناء پر درخواست ہذا خارج کی جاتی ہے اور حصول اجازت اپیل کی استدعا رد کی جاتی ہے۔ تاہم عدالت مجاز جہاں مقدمہ زیر سماعت ہے کو تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ ہذا کے چشم دید اور معتبر گواہان کے بیانات کو ترجیحی بنیادوں پر پہلے قلم بند فرمائیں اور اس کے بعد اگر ملزم کا مقدمہ واضح طور پر ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۷ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت آتا ہو تو سائلان دوبارہ درخواست رہائی بر ضمانت دہرا سکتے ہیں۔

۶۔ نیز درخواست برائے شامل کرنے اضافی دستاویزات فوجداری متفرق درخواست نمبری ۵۴۶/۲۰۱۲ کی منظوری دی جا کر فارغ کیا جاتا ہے۔

۷۔ حکم عدالت میں پڑھ کر سنایا اور سمجھایا گیا۔

ن ج

ن ج

ن ج

اسلام آباد، ۲۶ اپریل ۲۰۱۶ء

(اشاعت کے لئے منظور)

﴿وسیم﴾

